علم من اللہ، علم مع اللہ، علم بااللہ و فی اللہ

مقامِ علم

تحریر و ترتیب

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

بزمِ عشاق

جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ

نیو پٹھان والا، جھنگ روڈ، فیصل آباد موبائل نمبر: 0300 666 17 55

مقام علم

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم

اما بعد

فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یا رسول اللہ

وعلی الک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

محترم قارئین کرام! علم کی ضرورت کا انکار جہالت ہے کیونکہ مالک کائنات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ ''عابد علم دین کے جانے بغیر خراس کے گدھے جیسا ہے''۔ لیکن ایک گروہ ہے کہ علم کو عمل پر فضیلت دیتا ہے اور دوسرا گروہ عمل کو علم پر۔ یہ دونوں امر باطل ہیں۔ علم کے بغیر عمل عمل نہیں۔ عمل دراصل علم ہی سے حاصل ہوتا ہے اور عمل کے بغیر علم بے معنی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ ''میں اس علم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے''۔ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ''تو جانی چیز پر عمل نہیں کرتا پس تو اس چیز کو کیسے ڈھونڈتا ہے جس کو تو نہیں جانتا''۔ یعنی جس کو تو جانتا ہے اس پر عمل کر تا کہ اس کی برکت سے نامعلوم کو معلوم کرلے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''اگر علم نہ ہو تو انسان کسی بھی لطیفہ رحمانی کو پہنچان نہیں سکتا''۔

علم دو قسم کا ہے۔ علم الٰہی اور علم مخلوق۔ انسان کو جس طرح امور الٰہی اور معرفت کا علم ہونا ضروری ہے اسی طرح مصلحت وقت کا علم بھی فریضہ ہے۔ اس کا ظاہر و باطن دو قسم کا ہے۔ علم اصول اور علم فروع۔ علم اصول کا ظاہر حکم شہادت ہے اور باطن معرفت الٰہی کی تحقیق! علم فروع کا ظاہر معاملات دینی پر عمل اور اس کا باطن اصلاح نیت! لیکن ان میں سے ہر ایک کا قیام دوسری قسم کے بغیر محال ہے۔ حقیقت کا ظاہر باطن کے بغیر منافقت ہے اور باطن ظاہر کے بغیر بے دینی یعنی شریعت کا ظاہر باطن کے بغیر نقصان دہ! علم حقیقت کے تین رکن ہیں:۔

۱۔ ذات الٰہی اور اس کی واحدانیت اور اس کی تشبیہ کی نفی کا علم۔

۲۔ صفات الٰہی اور اس کے احکام کا علم۔

۳۔ افعال الٰہی اور ان کی حکمت کا علم۔

علم شریعت کے بھی اسی طرح تین رکن ہیں:۔

۱۔ کتاب الٰہی کا علم۔

۲۔ سنت نبوی ﷺ کا علم۔

۳۔ اجماع امت کا علم۔

صوفیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ علم کی تین اقسام ہیں۔علم من اللہ' علم مع اللہ اور علم باللہ و فی اللہ۔

۱۔ علم من اللہ علم شریعت ہے۔

۲۔ علم مع اللہ قرب حق اور طریق حق کے مقامات کے بیان کا علم ہے۔

۳۔ علم باللہ وہ معرفت الٰہی ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمۃ اللہ علیہم نے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کو اس کے ذریعہ سے پہچانا ہے اور جب تک خود ذات حق کی طرف سے اس کی پہچان کی توفیق نہیں ملی انہوں نے اسے نہیں پہچانا۔اس لئے کہ حضول علم کے تمام اسباب ذات وصفات حق تعالیٰ سے منقطع ہیں اور انسان کا علم معرفت حق تعالیٰ کا سبب نہیں ہوسکتا کیونکہ اسکی معرفت کا سبب بھی خود اس کی راہنمائی اور بندہ کو آگاہ کرتا ہے یعنی وہ خود ہے۔

جو شخص توحید الٰہی سے محض اس کی عبارت پر اکتفا کرتا ہے اس کے اضداد سے منہ موڑ کر تقویٰ اختیار نہیں کرتا۔وہ بے دین ہے اور جو شخص محض علم فقہ وشریعت پر بغیر تقویٰ اکتفا کرتا ہے وہ فاسق ہو جاتا ہے۔ حقیقی موحد کو لازم ہے کہ وہ قول میں ''جبری'' ہو اور فعل میں ''قدری'' ہوتا کہ اس کا فعل جبر وقدر کے درمیان ہو جائے۔علم کی انتہا ایمان ہے اور ایمان کی انتہا نجات ہے اور یہ مقصود ذات نہیں کیونکہ دیگر مذاہب کا بھی یہ نظریہ ہے۔

اگر ایمان حاصل ہو اور معرفت موجود نہ ہو تو چنداں سود مند نہ ہوگا یعنی عمل والے لوگ محض عمل کی وجہ سے بغیر معرفت الٰہی کے بہشت میں داخل نہیں ہو سکیں گے اور معرفت الٰہی والا گروہ اگر عمل میں کہیں کمی بھی رہ جائے تو فضل الٰہی سے یا شفاعت محبوب کریم ﷺ سے بخش دیئے جائیں گے۔اس طرح معلوم ہوا کہ ایمان بغیر معرفت الٰہی چنداں سود مند نہیں یعنی نافع نہیں۔حقیقت میں ایمان محبت الٰہی سے حاصل ہوتا ہے اور محبت کی تکمیل معرفت ہے۔ایک حدیث شریف میں ہے کہ ''تم میں سے کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے نجات نہیں پا سکے گا''یعنی اصل معرفت الٰہی ہے اور اس پر پوری امت کا اتفاق ہے۔

جو شخص اپنے کو پہچانتا ہے وہ اس کے اوصاف میں سے کسی وصف کی وجہ سے ہی پہچانتا ہے اور اوصاف تین قسم کے ہیں جمالی' جلالی اور کمالی۔

☆ جس شخص کا شاہد معرفت میں جمال الٰہی ہو ہمیشہ دید ومشاہدہ کا مشتاق رہتا ہے۔

☆ جس کا شاہد معرفت میں جلال الٰہی ہو وہ ہمیشہ اپنے اوصاف سے نفرت کرتا ہے اور اس کا دل ہمیشہ خوف وہیبت کے محل میں رہتا ہے۔

☆ وہ خوش بخت جو اس کے کمال سے تعلق رکھتے ہیں ان کے لئے کوئی سبیل نہیں بجز اس کے کہ کمال کو ثابت کریں اور نقص کی اس سے نفی کریں۔پس شوق محبت کی تاثیر ہے اور نفرت بشریت کے اوصاف سے ہے اور اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ:۔

بشریت کے حجابات کا کھلنا محبت کے سوا ناممکن ہے۔

یـامـن سـقـام جـفـزنـه لتسام عـاشـقـه طيب احـرت
الـمـودـة فـاستـوى عـنـدى حـضـورك والـمغيـب

''اے وہ شخص جس کی پلکوں میں بیماریاں ہیں اور وہ اس کے عاشق کی بیماریوں کے لئے طبیب ہیں اس نے میرے دل میں محبت کا بیج بو دیا۔ پس میرے نزدیک تیرا حاضر ہونا اور غائب ہونا برابر ہے''۔

المحبة محو الحب بصفاته واثبات المحبوب بذاته

''محبت محبّ کا اپنے کل اوصاف بشریت کو اپنے محبوب کی طلب میں محو کرنا اور محبوب کی ذات کو ثابت کرنا ہے''۔

محبت۔حبہ بکسر حاء سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں وہ بیج جو صحرا میں زمین پر پڑتے ہیں پس محبت کا نام حب رکھ دیا گیا۔اس لئے کہ حیات کا اصل اس کے اندر ہوتا ہے جیسا کہ نباتات کے اصول بیج کے اندر ہوتے ہیں جس طرح بیج صحرا میں گر کر مٹی میں چھپ جاتا ہے پھر اس پر بارش ہوتی ہے۔آفتاب چمکتا ہے۔ سردی اور گرمی اس کو پہنچتی ہے اور وہ بیج زمانوں کے تغیر سے متغیر نہیں ہوتا مگر جب اس کا وقت آتا ہے تو اگتا ہے' پھول نکالتا ہے اور پھل دیتا ہے اسی طرح محبت دل میں جگہ پکڑتی ہے۔حضور غیبت' بلا و محنت' راحت و لذت فراق و وصال سے وہ متغیر نہیں ہوتی۔

اللہ قادر و کریم کی محبت بندہ کے لئے یہ ہے کہ اس پر نعمت زیادہ کرتا ہے۔دنیا و عقبیٰ میں ثواب دیتا ہے۔عذاب کے محل سے محفوظ رکھتا ہے گناہ سے بچاتا ہے۔اس کے باطن کو اغیار کی طرف توجہ کرنے ہٹا دیتا ہے اور اپنی ازلی عنایت سے اسے سرفراز کرتا ہے تاکہ وہ سب سے جدا ہو کر اس کی رضا کی طلب کے لئے تنہا رہ جائے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو اپنے کرم خاص سے ان امور سے مخصوص کر لیتا ہے تو ذات پاک کے اس مخصوص ارادہ کو اور رحمت خاص کو محبت کا نام دیتے ہیں۔

محبت کو محبت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ دل سے محبوب کے سوا سب کو مٹا دیتی ہے۔تو علم کی صورتیں دو ہیں علم ظاہر اور علم باطن۔علمائے باطن کا حق تعالیٰ سے ایک راز ہے۔ جہاں تک خلق کی رسائی نہیں ہوتی جب تک علم ظاہر کو ترک کر کے علم باطن اختیار نہ کیا جائے اور یہ بغیر عشق و محبت ناممکن ہے اور یہی علم' علم نافع ہے۔سورۃ یونس کی ایک آیت پیش کرتا ہوں اگر اس پر غور کیا جائے تو یہی بس ہے۔''جو لوگ اللہ سے محبت رکھنے والے ہیں ان پر نہ کوئی خوف مستولی ہوتا ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور انہوں نے تقویٰ کو لازم رکھا ان کے لئے اس زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے۔اللہ کی فرمودہ باتوں میں ہرگز تبدیلی نہیں ہوتی اور یہی وہ کامیابی ہے جو بہت بڑی کامیابی ہے'' (سورۃ یونس ٦٥)۔اس تقویٰ کا حصول جو اصل اصول ہے' جو غایت قرآن ہے' جو مقصد

ذات ہے بغیر محبت ناممکن ہے۔

ہر معنی پیچیدہ در حرف نمی گنجد
یک لحظہ بدل در شو شاید کہ تو دریابی

ایمان کے ساتھ تقویٰ لازمی شرط ہے۔ وہ ایمان بے معنی ہو کر رہ جائے گا جس میں تقویٰ کو لازم نہ رکھا گیا ہو اور عمل پیہم معہ لوازمات مذکورہ سے جو انعام بتایا گیا ہے وہ ''محبت'' ہے۔ یہ انعام عطا ہے معاوضہ نہیں۔ کسب سے نہیں ملتا۔ ہاں کسب استعداد پیدا کرنے میں معاون ہے'' کیونکہ یہ ایک جذبہ ناگاہ ہے لیکن ہوتا ہے دلِ آگاہ پر''۔

کوئی نیکی بھی نیکی نہیں جس کی بنیاد تقویٰ پر نہ ہو۔ ''کوئی کام جو کرنے والے کے نزدیک صحیح اور درست ہو نیکی نہیں بلکہ نیکی وہ ہے جو اللہ اور اس کے محبوب ﷺ کے منشا کے مطابق ہو اور اسکی بنیاد کسی نفسانی خواہش پر نہیں بلکہ تقویٰ پر ہو'' (سورۃ بقرہ)۔ مقام غور ہے کہ ایمان بغیر تقویٰ کے بے معنی اور ایمان با تقویٰ محبت سے عبارت ہے یعنی محبت ہی وہ جنس ہے جس کا خریدار خود محبوب ہے۔ اس جنس کے بغیر اس کوچہ میں گزرنا ممکن ہے۔

عقل و دل و نگاہ کا مرشد اولین ہے عشق
عشق نہ ہو تو شرع و دیں بتکدہ تصوات

ان چند سطور میں مقام علم واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہر چیز کا اپنا مقام ہے اور علم کا بھی ایک مقام ہے جو یقیناً بہت بلند ہے اور اشد ضروری بھی ہے لیکن (اقبال رحمتہ اللہ علیہ) ؎

عقل را در خلوت او راہ نیست
علم نیز از وقت او آگاہ نیست
چوں بخلوت جشن سازو با خلیل
پر بسوزد در نگنجد جبرئیل

علم و عشق یعنی فقر کا فرق بھی ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

علم کا مقصود ہے پاکی عقل و خرد
فقر کا مقصود ہے عفت قلب و نگاہ
علم فقیہ و حکیم، فقر مسیح و کلیم
علم ہے جویائے راہ، فقر ہے دانائے راہ
فقر مقام نظر، علم مقام خبر
فقر میں مستی ثواب، علم میں مستی گناہ

علم کا مقام سمجھنے کے بعد عشق کے مقام کا بھی جائزہ لیں۔ علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

مرد خدا کا عمل عشق سے صاحب فروغ
عشق ہے اصل حیات موت ہے اس پر حرام
عشق دم جبرئیل، عشق دل مصطفیٰ
عشق خدا کا رسول، عشق خدا کا کلام
عشق کی مستی سے ہے پیکر گل تابناک
عشق ہے صہبائے خام عشق ہے کاس الکرام

نتیجتاً مختصراً عرض کروں گا کہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

عشق تمام مصطفیٰ ﷺ ۔ عقل تمام بولہب

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ایمان سلامت ہر کوئی منگے، عشق سلامت کوئی ہو
منگن ایمان، شرماون عشقوں دل نوں غیرت ہوئی ہو
جس منزل نوں عشق پہچاوے، ایمان خبر نہ کوئی ہو
میرا عشق سلامت رکھیں باہو ایمانوں دیاں دھروئی ہو

اللہ تعالیٰ ہمیں علم و معرفت کو سمجھنے اور محبت کو اپنے دلوں میں اتارنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسے ہمارے لئے باعث نجات بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین طٰہٰ و یٰسین ﷺ

امیدوار شفاعت محبوب کریم ﷺ

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

فیضان پیر سیال لجپال

یہاں پر ہر قسم کی بیماری، ہر کام، مردوں عورتوں کے پوشیدہ امراض، آسیب جادو ٹونہ، اولاد کا نہ ہونا، شادی میں رکاوٹ، کاروباری بندش ہر کام قرآنی عملیات و تعویذات و اسلامی طبی اصولوں کے عین مطابق کیا جاتا ہے

مرکزی جامع مسجد گلزار مدینہ جی ٹی ایس اڈ
فیصل آباد

اوقات ملاقات

عصر تا عشاء فون پر وقت لے کر تشریف لائیں

03006661755

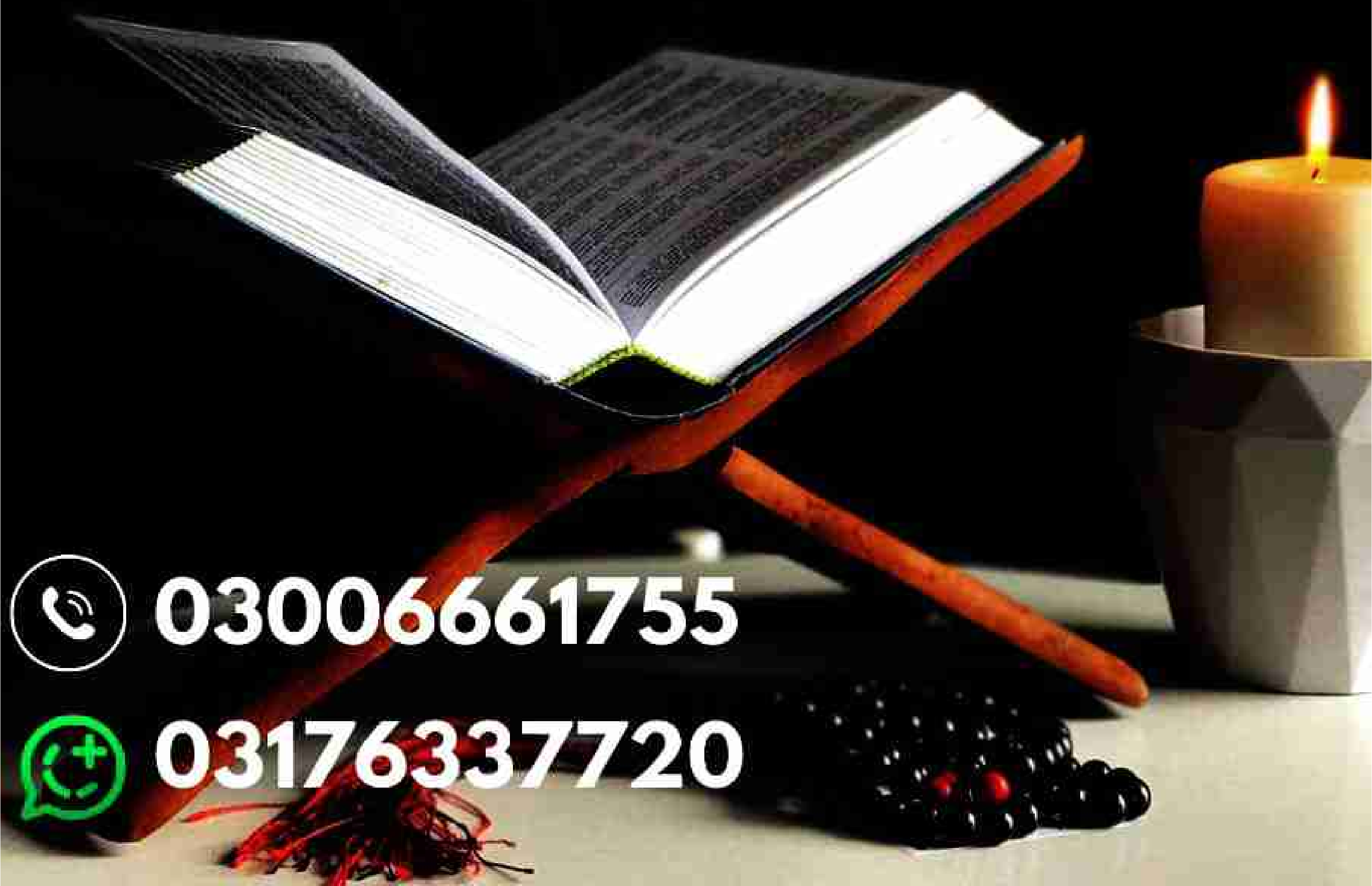
03176337720

فیضان پیر سیال لجپال

جامعہ شیخ الاسلام تعلیم القرآن و الحدیث

آن-لائن کلاس ترجمہ، تفسیر، حدیث پاک

آسان عام فہم خواہش مند طالبات کے لیے سنہری موقع




فیضان پیر سیال لجپال
جامعہ شیخ الاسلام تعلیم القرآن و الحدیث
آن-لائن کلاس ترجمہ، تفسیر، حدیث پاک
آسان عام فہم خواہش مند طلباء کے لیے سنہری موقع
03006661755

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمَ

یوں عشق محبوب صلی اللہ علیہ وسلم مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم	☆	ادب و تعظیم محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
☆	گریہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم	☆	نور الہدیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
☆	عشق خیر الوری صلی اللہ علیہ وسلم	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب صلی اللہ علیہ وسلم	☆	شمس الضحیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم صلی اللہ علیہ وسلم
☆	راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریاء صلی اللہ علیہ وسلم	☆	وسیلتنا فی الدارین صلی اللہ علیہ وسلم
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبا لوالدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال صلی اللہ علیہ وسلم	☆	اسمائے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المؤمنون اخوه
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمه
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھنچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ		صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لو گر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

☆	بیان عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لو میرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں ﷺ
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارجِ اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب ﷺ کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات ﷺ
☆	باعث تسکینِ دل و جان ﷺ	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن